

# قضاء کے مسائل



اللہ تعالیٰ کا فرمان :

وَإِنْ حَكَمْتَ فَأَحْكُم بَيْنَهُم بِالْقِسْطِ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ

اور اگر آپ فیصلہ کریں تو انکے درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ کیجئے بے شک اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

[سورہ مائدہ: ۴۲]

نبی کریم ﷺ کا فرمان :

( إِذَا حَكَمْتُمْ فاعْدِلُوا وَإِذَا قُلْتُمْ فَأَحْسِنُوا فَإِنَّ اللَّهَ مُحْسِنٌ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ )

جب تم فیصلہ کرو تو انصاف کرو اور جب قتل کرو تو خیر خواہی کرو اس لئے کہ اللہ خیر خواہ ہے اور خیر خواہی کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔  
قال الشيخ الألبانی: ( حسن ) انظر حديث رقم: 494 في صحيح الجامع الطبرانی في الأوسط (40/6)، رقم 5735

## [۱] فیصلہ صرف اسکا درست ہوگا جو مجتہد ہو

لغوی معنی :

لفظ قضاء کا معنی ہے "حکم" فیصلہ وغیرہ اسکی جمع اقصیاء ہے باب قضی یقضى { ضرب } فیصلہ کرنا، قضی یقضى { تفعیل } قاضی بنانا، باب قاضی یقضى { مفاعلہ } اور باب تقاضی یقضى { تفاعل } حاکم کے پاس فیصلہ لے کر جانا قاضی شرعی حاکم کو کہتے ہیں اسکی جمع قضاء ہے اصطلاحی تعریف :

جھگڑوں کا فیصلہ اور تنازعات کا خاتمہ کرنا

وَأَنْ أَحْكُم بَيْنَهُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ

اور آپ انکے درمیان اس چیز کے ساتھ فیصلہ کیجئے جو اللہ نے اتاری ہے۔

[المائدہ: ۴۹]

إِنَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَا أَرَاكَ اللَّهُ وَلَا تَكُنْ لِلْخَائِنِينَ خَصِيمًا

بلاشبہ ہم نے آپ کی طرف حق کے ساتھ کتاب نازل کی ہے تاکہ آپ اللہ کی عطا کردہ رہنمائی کے مطابق لوگوں کے مابین فیصلہ کریں اور خیانت کرنے والوں کے حمایتی نہ بنو۔

(النساء: ۱۰۵)

وَمَنْ لَمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ

اور جو اللہ کے نازل کردہ فرامین کے مطابق فیصلہ نہ کریں وہ کافر ہیں۔

(المائدہ: ۴۴)

عَنْ بُرَيْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ: « الْقُضَاةُ ثَلَاثَةٌ: وَاحِدٌ فِي الْحَنَّةِ ، وَاثْنَانِ فِي النَّارِ ، فَأَمَّا الَّذِي فِي الْحَنَّةِ فَرَجُلٌ عَرَفَ الْحَقَّ فَقَضَى بِهِ ، وَرَجُلٌ عَرَفَ الْحَقَّ وَجَارَ فِي حُكْمِهِ فَهُوَ فِي النَّارِ ، وَرَجُلٌ قَضَى لِلنَّاسِ عَلَى جَهْلٍ فَهُوَ فِي النَّارِ

حضرت ابو بکر صدیقؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا قاضی کی تین قسمیں ہیں جن میں سے دو جہنمی ہیں اور ایک جنتی ہے ایک وہ شخص جس نے حق کو پہچانا اور اس کے ساتھ فیصلہ کیا وہ جنتی ہے دوسرا وہ شخص جس نے حق کی پہچان کر لی مگر فیصلہ حق کے ساتھ نہ کیا بلکہ فیصلہ میں ظلم کیا وہ دوزخی ہے اور تیسرا وہ جس نے حق کو پہچانا اور نہ ہی حق کے ساتھ فیصلہ کیا بلکہ اس نے لوگوں میں جہالت و نادانی سے فیصلہ کیا وہ بھی دوزخی ہے۔

ابوداؤد (3573) وابن ماجہ (2315) والبیہقی (10 / 116) قال الألبانی: صحیح

## [۲] مجتہد اور مقلد میں فرق

مجتہد کی تعریف: مجتہد وہ ہے جس میں اجتہاد کا ملکہ موجود ہو یعنی اس میں تفصیلی ماخذ سے شریعت کے عملی احکام مستنبط کرنے کی پوری طاقت موجود ہو۔

بعض اہل علم نے کہا ہے کہ مجتہد وہ ہے جس کے پاس پانچ قسم کے علوم موجود ہوں:

[۱] کتاب اللہ کا علم [۲] سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا علم [۳] علماء سلف کے اقوال و اجماع [۴] علم لغت [۵] علم قیاس

مقلد کی تعریف: مقلد وہ ہوتا ہے جو کسی کی بات پر بغیر دلیل کے عمل کر لیتا ہے اور بعض علماء نے کہا ہے کہ کسی بات بلا دلیل قبول کر لینا تقلید ہے اور ایسا کرنے والا مقلد ہے۔

## [۳] قاضی کے مجتہد نہ ہونے کی دلیل اور اس کا رد

عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ ، فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ، بَعَثَنِي وَأَنَا شَابٌّ أَقْضِي فِيهِمْ وَلَا أَدْرِي مَا الْقَضَاءُ ، فَضَرَبَ فِي صَدْرِي بِيَدِهِ ، وَقَالَ : اللَّهُمَّ اهْدِ قَلْبَهُ وَتَبِّتْ لِسَانَهُ ، قَالَ : فَوَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ ، مَا شَكَّكَتُ بَعْدُ فِي قَضَاءٍ بَيْنَ اثْنَيْنِ .

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہتے ہیں کہ رسول ﷺ نے مجھے یمن کا قاضی بنا کر بھیجا تو انہوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ آپ مجھے ان کے درمیان بھیج رہے ہیں حالانکہ میں ایسا جوان ہو جسے اب بھی قضاء کا علم نہیں، اور پھر رسول ﷺ نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور دعا کی "اے اللہ اسے ہدایت دے اور اس کی زبان کو ثابت کر دے" حضرت علیؓ فرماتے ہیں اس ذات کی قسم جس نے دانے کو پھاڑا ہے میں نے کبھی بھی کسی دو افراد میں فیصلہ کرتے وقت شک نہیں کیا۔

تحقیق الألبانی: صحیح، الإرواء الغلیل (2500) صحیح ابن ماجہ: ۲۳۱۰

اس حدیث سے پتا چلتا ہے کہ حضرت علیؓ کے منع کرنے کے باوجود آپ ﷺ نے انہیں یمن کی طرف بھیجا تو اس کا جواب یوں دیا گیا ہے [۱] اس حدیث میں کہیں یہ ذکر نہیں کہ حضرت علیؓ مجتہد نہیں تھے۔

[۲] اگرچہ علمی کمزوری تھی بھی تو اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ دعا سے اس کو ختم کر دیا۔

[۳] دنیا کا کوئی قاضی علم نہ ہونا تو درکنار علم ہونے کے باوجود یہ دعویٰ نہیں کر سکتا جو حضرت علیؓ نے کیا۔

[۴] جو لوگوں کے مال سے بچنے والا ہو، فیصلے میں عدل کرے اور مساوات کے اصول پر فیصلہ کرے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ:

يَا دَاوُودُ إِنَّا جَعَلْنَاكَ خَلِيفَةً فِي الْأَرْضِ فَاحْكُم بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوَىٰ فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ إِنَّ الَّذِينَ يَضِلُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ بِمَا نَسُوا يَوْمَ الْحِسَابِ

اے داود ہم نے تمہیں زمین میں خلیفہ بنادیا تم لوگوں کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کرو اور اپنی نفسانی خواہشات کی پیروی نہ کرو ورنہ تمہیں اللہ کی راہ سے بھٹکادیں گی یقیناً جو لوگ اللہ کی راہ سے بھٹک جاتے ہیں ان کے لئے سخت عذاب ہے اس لئے انہوں نے حساب کے دن کو بھلا دیا۔

(ص: ۲۶)

عَنْ بُرَيْدَةَ عَنْ النَّبِيِّ قَالَ: «الْقَضَاةُ ثَلَاثَةٌ: وَاحِدٌ فِي الْجَنَّةِ، وَاثْنَانِ فِي النَّارِ، فَأَمَّا الَّذِي فِي الْجَنَّةِ فَرَجُلٌ عَرَفَ الْحَقَّ فَقَضَى بِهِ، وَرَجُلٌ عَرَفَ الْحَقَّ وَجَارَ فِي حُكْمِهِ فَهُوَ فِي النَّارِ، وَرَجُلٌ قَضَى لِلنَّاسِ عَلَى جَهْلٍ فَهُوَ فِي النَّارِ

حضرت ابو بريدہ ؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا قاضی کی تین قسمیں ہیں جن میں سے دو جہنمی ہیں اور ایک جنتی ہے ایک وہ شخص جس نے حق کو پہچانا اور اس کے ساتھ فیصلہ کیا وہ جنتی ہے دوسرا وہ شخص جس نے حق کی پہچان کر لی مگر فیصلہ حق کے ساتھ نہ کیا بلکہ فیصلہ میں ظلم کیا وہ دوزخی ہے اور تیسرا وہ جس نے حق کو پہچانا اور نہ ہی حق کے ساتھ فیصلہ کیا بلکہ اس نے لوگوں میں جہالت و نادانی سے فیصلہ کیا وہ بھی دوزخی ہے۔

ابوداؤد (3573) وابن ماجہ (2315) والبیہقی (10 / 116) قال الألبانی: صحیح

## [۴] منصب قضاء کی حرص و طلب حرام ہے۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ [صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ]: "يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ، لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ، فَإِنَّكَ إِنِ اعْطَيْتَهَا (عَنْ مَسْأَلَةٍ وَكَلْتِ لَهَا، وَإِنْ أُعْطِيَتْهَا) عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعْنَتْ عَلَيْهَا".

حضرت عبدالرحمان بن سمرہ ؓ ہیں کہ رسول ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ امارت کا سوال نہ کرو اور اگر تمہیں بغیر مانگے مل جائے تو تمہاری اس پر مدد کی جائے گی اور اگر طلب کرنے پر دی جائے تو تم اسی کے حوالے کر دے جاؤ گے۔  
[الحديث مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ - مسلم - ۱۶۵۲]

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم-: «إِنَّكُمْ سَتَحْرِصُونَ عَلَى الْإِمَارَةِ وَإِنَّهَا سَتَكُونُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَسْرَةً وَنَدَامَةً فَنَعَمَتِ الْمُرْضِعَةُ وَبُعِثَتِ الْفَاطِمَةُ».

حضرت ابو ہریرہ ؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم لوگ لازماً حکومت کی حرص و خواہشات کرو گے اور وہ قیامت کے روز باعثِ ندامت ہوگی پس اچھی ہے دودھ پلانے والی ماں اور بری ہے دودھ چھڑانے والی ماں۔  
[رواہ البخاری - ۵۵۵۰]

[۵] اور حاکم کے لئے جائز نہیں کہ وہ کسی ایسے شخص کو قاضی بنائے جو اسے طلب کرتا ہو۔ اور جو شخص

قضاء کا اہل ہے وہ سخت خطرے میں ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ جُعِلَ عَلَى الْقَضَاءِ فَكَأَنَّمَا ذُبِحَ بِغَيْرِ سِكِّينٍ  
حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جسے لوگوں کے مابین قاضی بنادیا گیا وہ بغیر چھوڑی کے ذبح کر دیا گیا

إحمد (230/2، رقم 7145)، وإبوداود (298/3، رقم 3572)، وإبن ماجہ (2308، 774/2)  
 عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَرَجُلَانِ مِنْ قَوْمِي فَقَالَ  
 أَحَدُ الرَّجُلَيْنِ أَمَرْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَقَالَ الْآخَرُ مِثْلَهُ فَقَالَ إِنَّا لَا نُؤَلِّي هَذَا مِنْ سَأَلِهِ وَلَا مِنْ حَرَصَ عَلَيْهِ  
 حضرت ابو موسیٰ سے مروی کہتے ہیں میں اور میرے قوم کے دو لوگ اللہ کی نبی ﷺ پر داخل ہوئے تو ان میں سے ایک نے کہا اے اللہ کے رسول  
 ﷺ ہمیں امیر بنا دیجئے اور دوسرے نے بھی اسی طرح کہا تو آپ ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ کی قسم ہم اس کام پر کسی ایسے شخص کو ولی نہیں بنائیں گے  
 جو اس کا طلبگار یا حریص ہو۔

[بخاری کتاب الاحکام باب ما یکرہ من الحرص علی الامارۃ۔ ۶۷۳۰۔]

عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِمَارَةَ، فَقَالَ: إِنَّكَ ضَعِيفٌ،  
 وَإِنَّهَا أَمَانَةٌ، وَإِنَّهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ خِزْيٌ وَنَدَامَةٌ، إِلَّا مَنْ أَخَذَهَا بِحَقِّهَا، وَأَدَّى الَّذِي عَلَيْهِ فِيهَا  
 حضرت ابو ذر سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول ﷺ سے امارت کے بارے میں سوال کیا تو آپ ﷺ سے فرمایا بلاشبہ تم کمزور ہو اور یہ امانت  
 ہے یقیناً یہ قیامت کے دن ندامت اور رسوائی ہوگی الا کہ جس نے اس کا حق ادا کیا اور جو بھی اس کی ذمہ داری تھی اسے مکمل طور پر ادا کیا۔  
 رواہ مسلم: 1825

## [۶] عادل قاضی کی فضیلت

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: «إِنَّ الْمُقْسِطِينَ عِنْدَ اللَّهِ عَلَى مَنَابِرٍ مِنْ نُورٍ عَنْ يَمِينِ الرَّحْمَنِ  
 - وَكَلَّمَا يَدِيهِ يَمِينٌ - الَّذِينَ يَعْدِلُونَ فِي حُكْمِهِمْ وَأَهْلِيهِمْ وَمَا وَكَلُوا  
 حضرت عبد اللہ بن عمر سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا عادل حکمران اللہ تعالیٰ کے پاس نور کے منبروں پر ہوں گے رحمان کے دائیں  
 طرف اور اسکے دونوں ہاتھ دابنے ہیں جو لوگ اپنے فیصلے میں انصاف کرتے ہیں اور اپنے اہل و عیال میں بھی انصاف کرتے ہیں اور اس میں معاملہ  
 میں بھی انصاف کرتے جو ان کے خلاف ہو۔

إحمد (159/2، رقم 6485)، ومسلم (1458/3، رقم 1827)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَالَ: «سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمْ اللَّهُ تَعَالَى فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا  
 ظِلُّهُ. الْإِمَامُ الْعَدْلُ، وَرَجُلٌ نَشَأَ بِعِبَادَةِ اللَّهِ، وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسَاجِدِ، وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللَّهِ  
 اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ، وَرَجُلٌ طَلَبَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالَ فَقَالَ: إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ، وَرَجُلٌ  
 تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا لَا تَعْلَمُ يَمِينُهُ مَا تُنْفِقُ شِمَالُهُ، وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللَّهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ»  
 حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن سات قسم لے لوگوں کو اللہ کے عرش کے سایہ میں جگہ ملے گی جس دن  
 کوئی سایہ نا ہو گا عادل حکمران، اور ایسا آدمی جس نے اپنی جوانی اللہ کی عبادت میں گزاری، اور ایسا آدمی جس کا دل مسجد سے لگا رہا اور دوائیے آدمی جو  
 اللہ ہی کے لئے ملاقات کرت ہیں اور اللہ ہی کے لئے جدا ہوتے ہیں اور ایسا آدمی جس اس طرح صدقہ کیا کہ اسکے دائیں ہاتھ کو علم نہ ہو کہ اس کے  
 بائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا، اور ایسا آدمی جس نے خلوص دل سے اللہ کو یاد کیا اور اس کی آنکھیں اٹھنا نہ ہو گئیں۔  
 صحیح البخاری: 1357

درست فیصلہ کرنے پر اسے دوہرا اجر ملے گا جبکہ غلط فیصلہ کرنے پر ایک اجر، بشرطیکہ وہ صحیح فیصلہ پر پہنچنے میں کوئی کسر نہ چھوڑے

عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يَقُولُ : إِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ فَأَصَابَ فَلَهُ أَجْرَانِ ، وَإِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ فَأَخْطَأَ فَلَهُ أَجْرٌ

حضرت عمر بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جب کوئی حاکم فیصلہ کرے تو پوری جدوجہد اور صحیح فیصلہ کرنے میں کامیاب بھی ہو جائے تو اسے دو گنا ثواب ملے گا اور جب فیصلہ کرنے میں غلطی کر جائے تو اس کو ایک اجر ملے گا۔  
بخاری فی: 96 کتاب الاعتصام: 21 باب اجر الحاكم اذا اجتهد فأصاب وإخطأ۔ ۶۹۹

[۷] رشوت لینا اور ایسے تحفے قبول کرنا جو اسے قاضی ہونے کی وجہ سے دیا گیا ہے حرام ہے

اللہ تعالیٰ کا فرمان:

وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوا بِهَا إِلَى الْحُكَّامِ لِيَأْكُلُوا فَرِيقًا مِنْ أَمْوَالِ النَّاسِ بِالْإِثْمِ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ  
ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھایا کرو اور ناحکموں کو رشوت پہنچا کر کسی کا کچھ مال ظلم و ستم سے اپنا کر لیا کرو حالانکہ تم جانتے ہو  
(البقرہ: ۱۸۸)

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : لعنَ رَسُولُ اللَّهِ [ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ] الرَّاشِيَّ وَالْمُرْتَشِيَّ  
حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے لعنت کی رشوت دینے اور رشوت لینے والے پر۔

صحیح. رواہ ابو داؤد (3580)، والترمذی (1337) صحیح الجامع الصغير: ۵۱۱۴

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَالَ : «مَنْ اسْتَعْمَلَنَاهُ عَلَى عَمَلٍ رَزَقْنَاهُ رِزْقًا فَمَا أَخَذَ بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ غُلُولٌ»

حضرت عبد اللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جسے ہم کسی کام پر ولی بنائیں اور ہم اسے اس کا مقرر معاوضہ بھی دیں تو پھر وہ جو کچھ بھی اس کے علاوہ پکڑے گا خیانت ہوگی۔

[صحیح ابوداؤد۔ ۲۹۴۳۔ صحیح الجامع الصغير: ۶۰۲۳]

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ [ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ] أَنَّهُ قَالَ : " مَنْ شَفَعَ لِأَخِيهِ شَفَاعَةً فَأُهْدِيَ لَهُ هَدِيَّةٌ (عَلَيْهَا) فَقَدْ أَتَى أَبَا عَظِيمًا مِنْ أَبْوَابِ الرَّبِّ "

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے بھائی کی سفارش کرے پھر اس پر اسے ہدیہ بھی دے اور وہ اسے قبول کر لے رویہ سود کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے۔

احمد (261/5، رقم 22305)، ابوداؤد (291/3، رقم 3541)، والطبرانی (238/8، رقم 7928)

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا مِنَ الْأَزْدِ عَلَى الصَّدَقَةِ ، يُقَالُ لَهُ : ابْنُ اللَّثِيَّةِ ، فَلَمَّا جَاءَهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : هَذَا لَكُمْ وَهَذَا أُهْدِيَ لِي ، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمَنْبَرِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ، وَقَالَ : مَا بَالُ الْعَامِلِ نَسْتَعْمِلُهُ عَلَى بَعْضِ الْعَمَلِ مِنْ أَعْمَالِنَا فَيَجِيءُ فَيَقُولُ : هَذَا لَكُمْ وَهَذَا أُهْدِيَ لِي ، أَفَلَا جَلَسَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ أَوْ بَيْتِ أُمِّهِ فَنَظَرَ هَلْ يَهْدَى لَهُ شَيْءٌ أَمْ لَا ؟ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَا يَأْتِي أَحَدٌ مِنْكُمْ بِشَيْءٍ مِنْهَا إِلَّا جَاءَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَحْمِلُهُ عَلَى رَقَبَتِهِ إِنْ كَانَ بَعِيرًا لَهُ رُغَاءٌ أَوْ بَقَرَةً لَهَا خَوَارٌ أَوْ شَاةٌ تَبْعُرُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْتُ عُفْرَةَ إِبْطِيهِ ، فَقَالَ : اللَّهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ ، اللَّهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ ، اللَّهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ

نبی کریم ﷺ نے قبیلہ بنی اسد ایک شخص کو صدقہ کی وصولی کا تحصیلدار بنایا جب وہ واپس آیا تو اس نے کہا کہ یہ آپ کا ہے اور یہ مجھے ہدیہ دیا گیا ہے [یہ سن کر آپ ﷺ منبر پر چڑھے اور حمد و ثناء کے بعد فرمایا اس عامل کا کیا حال ہوگا جسے ہم تحصیل کے لئے بھیجتے ہیں پھر وہ آتا ہے اور کہتا ہے یہ مال تمہارا ہے اور یہ مال میرا ہے کیوں نہ وہ اپنے ماں یا باپ کے گھر میں بیٹھا رہا اور دیکھا کہ اسے ہدیہ دیا جاتا ہے کہ نہیں۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میری جان ہے عامل جو چیز بھی لے گا اسے قیامت کے دن اپنی گردن پہ اٹھائے ہوئے آئیگا اگر اونٹ ہے تو وہ اپنی آواز نکالے گا، اگر گائے ہوگی تو اپنی آواز نکالتی ہوئی آئے گی، اگر بکری ہے تو وہ اپنی آواز نکالتی ہوئی آئیگی پھر آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے یہاں تک ہم نے آپ کے بغل کی سفیدی دیکھی اور آپ ﷺ نے فرمایا میں نے پہنچا دیا اور آپ ﷺ نے ایسا تین مرتبہ کہا۔

البخاری (2597) و (7174)، و مسلم (1832)

### [۸] غصے کی حالت میں فیصلہ کرنا جائز نہیں

أَبِي بَكْرَةَ فَإِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَقْضِيَنَّ حَكَمٌ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضَبَانِ

ابو بکرؓ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا حاکم دو بندوں کے درمیان غصے کی حالت میں ہرگز فیصلہ نہ کرے۔

[خرج البخاری فی: 93 کتاب الأحكام: 13 باب هل يقضى الحاكم اوفيتي وهو غضبان - ۶۷۳۹]

### [۹] حاکم پر لازم ہے کہ فریقین سے مجالس میں مساوات کا سلوک کرے

أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا تَبْدَأُوا الْيَهُودَ وَلَا النَّصَارَى بِالسَّلَامِ، فَإِذَا لَقِيتُمْ أَحَدَهُمْ فِي طَرِيقٍ فَاضْطَرُّوهُ إِلَى أَضْيَقِهِ"

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا یہود و نصاریٰ سے سلام کرنے میں پہل نہ کرو جب تم ان سے کسی راستے میں ملو تو انہیں اس کی تنگ جگہ کی طرف مجبور کر دو۔

صحیح. رواہ مسلم (2167)

### [۱۰] قاضی فیصلے سے پہلے فریقین کے مسئلے کو سنے

عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: «بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- إِلَى الْيَمَنِ قَاضِيًا، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، تُرْسِلُنِي وَأَنَا حَدَّثُ السَّنَّ، وَلَا عِلْمَ لِي بِالْقَضَاءِ؟ فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ سَيَهْدِي قَلْبَكَ، وَتُبَيِّنُ لِسَانُكَ، فَإِذَا جَلَسَ بَيْنَ يَدَيْكَ الْخَصْمَانِ، فَلَا تَقْضِيَنَّ حَتَّى تَسْمَعَ مِنَ الْآخِرِ، كَمَا سَمِعْتَ مِنَ الْأَوَّلِ، فَإِنَّهُ أَحْرَى أَنْ يَتَبَيَّنَ لَكَ الْقَضَاءُ، قَالَ: فَمَا زِلْتُ قَاضِيًا، أَوْ مَا شَكَّكَتُ فِي قَضَائِهِ بَعْدُ

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے یمن کا قاضی بنا کر بھیجا تو انہوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ آپ مجھے انکے درمیان بھیج رہے ہیں حالانکہ میں ایسا جوان ہو جسے اب بھی قضاء کا علم نہیں، اور پھر رسول اللہ ﷺ نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور دعا کی "اے اللہ اسے ہدایت دے اور اسکی زبان کو ثابت کر دے" حضرت علیؓ فرماتے ہیں اس ذات کی قسم جس نے دانے کو پھاڑا ہے میں نے کبھی بھی کسی دو افراد میں فیصلہ کرتے وقت شک نہیں کیا۔

تحقیق الآلبانی: صحیح، الإرواء الغلیل (2500) صحیح ابوداؤد: ۳۵۸۲

## [۱۱] حسب امکان حجاب دور کرنے کی کوشش کرے

حَدَّثَنَا أَبُو مَرْيَمَ صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَهُ قَالَ مَنْ وَلِيَ مِنْ أَمْرِ الْمُسْلِمِينَ شَيْئًا فَاحْتَجَبَ دُونَ حَاجَتِهِمْ وَفَقَّرَهُمْ احْتَجَبَ اللَّهُ عَنْهُ دُونَ خُلَّتِهِ وَحَاجَتِهِ وَفَقَّرَهُ

حضرت ابو مریم ازدی ؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جسے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے کسی کام کا حاکم بنا دیا اور وہ [انکی ضروریات پوری کرنے اور ان کی فقیری کو دور کرنے کے بجائے] پردے میں ہی رہا تو اللہ تعالیٰ بھی اسکی دوستی، اس کی حاجت اور اس کی فقیری دور کرنے سے پردے میں رہیں گے۔

صحیح ابوداؤد (135/3، رقم 2948) صحیح الترغیب والترہیب: ۲۲۰۸

عَمَرُوْا بَنُ مَرْءَةٍ : اِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : مَا مِنْ اِمَامٍ يُعْلِقُ بَابَهُ دُوْنَ ذَوِي الْحَاجَةِ وَالْخَلَّةِ وَالْمَسْكِنَةِ اِلَّا اَعْلَقَ اللّٰهُ اَبْوَابَ السَّمَاءِ دُوْنَ خُلَّتِهِ وَحَاجَتِهِ

حضرت بن مرہ ؓ سے مروی ہے کہ وہ کہتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جو بھی امام یا ولی اپنے دروازے کو حاجت مند، فقیر اور مسکین لوگوں سے بند رکھتا ہے اللہ تعالیٰ بھی آسمان کے دروازوں کو اس کے فقر اور اسکی حاجت اور اسکی مسکینی سے بند کر دے گا۔  
قال الشيخ الألبانی: (صحیح) انظر حدیث رقم: 5685 فی صحیح الجامع سنن الترمذی: ۱۳۲۷

## [۱۲] بقدر ضرورت حاکم اپنے مدگار بھی رکھ سکتا ہے۔

عَنْ أَنَسٍ قَالَ : إِنْ قَيْسَ بْنِ سَعْدٍ كَانَ يَكُونُ بَيْنَ يَدَيْ النَّبِيِّ بِمَنْزِلَةِ صَاحِبِ الشُّرْطِ مِنَ الْأَمِيرِ

حضرت انس ؓ سے مروی ہے حضرت قیس بن سعد رسول اللہ ﷺ وسلم کے پاس ایسے تھے جیسے امیر کا کوئی سپاہی ہوتا ہے۔

( البخاری: 7155 )

أَنَّهُ تَقَاضَى ابْنُ أَبِي حَدَرْدٍ دَيْنًا كَانَ لَهُ عَلَيْهِ فِي الْمَسْجِدِ ، فَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا حَتَّى سَمِعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَخَرَجَ حَتَّى كَشَفَ سِتْرَ حُجْرَتِهِ ، فَقَالَ : يَا كَعْبُ ضَعْ مِنْ دَيْنِكَ هَذَا ، وَأَشَارَ إِلَيْهِ أَيْ الشَّطْرَ ، قَالَ : نَعَمْ فَقَضَاهُ

حضرت کعب بن مالک ؓ سے مروی ہے انہوں نے ابی حدرد سے اپنے قرض کا مطالبہ کیا مسجد میں جب دونوں کی آوازیں بلند ہونے لگیں تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے گھر سے سن لیا اور کمرے کا پردہ ہٹا کر کعب ؓ کو بلایا اور کہا اپنے قرض سے اتنا چھوڑ دو اور آپ نے نصف کا اشارہ کیا تو انہوں نے کہا اے اللہ کے رسول میں نے ایسا کر دیا پھر آپ ﷺ نے مقروض سے کہا کھڑے ہو جاؤ اور اسے قرض ادا کرو۔

[ البخاری فی: 8 کتاب الصلاة: 71 باب التقاضی والملازمة فی المسجد۔ ۴۲۵۔ ]

## [۱۳] قاضی کا فیصلہ صرف ظاہری طور پر نافذ ہوگا

عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ ، قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ ، وَإِنِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ ، وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ أَلْحَنَ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ فَأَقْضِي لَهُ عَلَى نَحْوِ مَا أَسْمَعُ ، فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ مِنْ حَقِّ أَحِيهِ شَيْءٌ فَلَا يَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا ، فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ



حضرت ام سلمہ ؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں تو صرف ایک انسان ہوں تم لوگ اپنے جھگڑے میرے پاس لے کر آتے ہو اور تم میں سے بعض اپنی دلائل بڑی خونی و چرب زبانی سے بیان کرتا ہے تو میں جو کچھ سنتا ہوں اس کے مطابق فیصلہ کرتا ہوں پس جسے اس کے بھائی کے حق میں سے کوئی چیز دوں تو میں اس کے لئے آگ کا ٹکڑا کاٹ کر دے رہا ہوں۔

[بخاری کتاب المظالم: باب اثم من خاصم فی باطل وهو یعلمہ۔ ۲۳۲۶]

### [۱۴] ناحق فیصلہ ہو جانے پر چیزیں حلال نہیں ہو جاتیں

اللہ تعالیٰ کا فرمان :

وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوا بِهَا إِلَى الْحُكَّامِ لِنَأْكُلُوا فَرِيقًا مِنْ أَمْوَالِ النَّاسِ بِالْإِثْمِ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ

ایک دوسرے کا مال ناحق نا کھایا کرو اور نا حاکموں کو رشوت پہنچا کر کسی کا کچھ مال ظلم و ستم سے اپنا کر لیا کرو حالانکہ تم جانتے ہو (البقرہ: ۱۸۸)

عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ ، قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ ، وَإِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ ، وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ الْحَنَ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ فَأَقْضِي لَهُ عَلَى نَحْوِ مَا أَسْمَعُ ، فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ مِنْ حَقِّ أَخِيهِ شَيْءٌ فَلَا يَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا ، فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں تو صرف ایک انسان ہوں تم لوگ اپنے جھگڑے میرے پاس لے کر آتے ہو اور تم میں سے بعض اپنی دلائل بڑی خونی و چرب زبانی سے بیان کرتا ہے تو میں جو کچھ سنتا ہوں اس کے مطابق فیصلہ کرتا ہوں پس جسے اس کے بھائی کے حق میں سے کوئی چیز دوں تو میں اس کے لئے آگ کا ٹکڑا کاٹ کر دے رہا ہوں۔

[بخاری کتاب المظالم: باب اثم من خاصم فی باطل وهو یعلمہ۔ ۲۳۲۶]

### [۱۵] حکومت کو شرط کے ساتھ معلق کر دینا جائز ہے

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- فِي غَزْوَةِ مُؤْتَةَ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- : «إِنْ قُتِلَ زَيْدٌ فَجَعْفَرٌ وَإِنْ قُتِلَ جَعْفَرٌ فَعَبْدُ اللَّهِ بْنِ رَوَاحَةَ»

حضرت ابن عمر ؓ سے مروی ہے کہ غزوہ موتہ میں اللہ کے نبی کریم ﷺ نے حضرت بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو امیر بنایا اور رسول اللہ ﷺ نے کہا اگر زید ؓ قتل کر دئے گئے تو جعفر ؓ اور اگر جعفر ؓ قتل کر دئے گئے تو عبد اللہ بن رواحہ ؓ امیر ہونگے۔

[رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔ ۴۰۱۳۔]

### [۱۶] جنہیں حکومت نہیں دی جاسکتی

عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : { "لَنْ يُفْلِحَ قَوْمٌ وَلَوْ أَمَرَهُمْ امْرَأَةٌ" }

حضرت ابی بکرہ ؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا وہ قوم کبھی فلاح یاب نہ ہو سکتی جس نے اپنے معاملات کسی عورت کے سپرد کر دئے

رواہ البخاری (4163)

عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اسْتَعْمَلَنِي قَالَ فَضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى مَنْكِبِي ثُمَّ قَالَ: «يَا أَبَا ذَرٍّ إِنَّكَ ضَعِيفٌ وَإِنَّهَا أَمَانَةٌ وَإِنَّهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ حِزْبِي وَنَدَامَةٌ إِلَّا مَنْ أَخَذَهَا بِحَقِّهَا وَأَدَّى الَّذِي عَلَيْهِ فِيهَا»

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے کہا مجھے امیر بنا دیجئے تو آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے میرے مونڈھوں پر مارا پھر کہا: اے ابوذر میں تمہیں کمزور سمجھتا ہوں اور بے شک یہ امانت ہے اور یہ قیامت کے دن رسوائی کا باعث اور سبب ہے اس کے لئے جو اس کو اس کے حق کے ساتھ ادا نہ کرے اور وہ چیز ادا نہ کرے جو اس کے اوپر ہے۔

رواہ مسلم (1825)

### [۱۷] منصب قضاء پر اجرت لینے کا حکم

أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ السَّعْدِيِّ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ قَدِمَ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي خِلَافَتِهِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: أَلَمْ أُحَدِّثْ أَنَّكَ تَلِي مِنْ أَعْمَالِ النَّاسِ أَعْمَالًا فَإِذَا أُعْطِيتَ الْعُمَالَةَ كَرِهْتَهَا قَالَ فَقُلْتُ: بَلَى قَالَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: فَمَا تُرِيدُ إِلَى ذَلِكَ قَالَ فَقُلْتُ: إِنَّ لِي أَفْرَاسًا وَأَعْبُدًا وَأَنَا بِخَيْرٍ وَأُرِيدُ أَنْ تَكُونَ عَمَلَتِي صَدَقَةً عَلَى الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: فَلَا تَفْعَلْ فَإِنِّي قَدْ كُنْتُ أَرَدْتُ ذَلِكَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يُعْطِينِي الْعَطَاءَ فَأَقُولُ أَعْطِهِ أَفْقَرُ إِلَيْهِ مِنِّي حَتَّى أُعْطَانِي مَرَّةً مَالًا فَقُلْتُ أَعْطِهِ أَفْقَرُ إِلَيْهِ مِنِّي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - : «خُذْهُ فَمَتَمَوْلَهُ أَوْ تَصَدَّقْ بِهِ وَمَا جَاءَكَ مِنْ هَذَا الْمَالِ وَأَنْتَ غَيْرَ مُشْرِفٍ وَلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ»

حضرت عبد اللہ بن سعدی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں جب ان کے پاس گئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا کیا مجھ سے جو کہا گیا ہے وہ صحیح ہے کہ تمہیں لوگوں کے کام سپرد کیئے جاتے ہیں اور جب اس کی تنخواہ دی جاتی ہے تو تم اسے لینا ناپسند کرتے ہو [عبد اللہ بن سعدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں] یہ صحیح ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا تمہارا اس سے مقصد کیا ہے؟ میں نے کہا کہ میرے پاس گھوڑے اور غلام ہیں اور میں خوشحال ہوں اور میں چاہتا ہوں کہ میری تنخواہ مسلمانوں صدقہ ہو جائے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ایسا نہ کرو کیونکہ میں نے بھی اسی کا ارادہ کیا تھا جس کا تم نے ارادہ کیا ہے آپ ﷺ مجھے عطاء فرماتے تو میں کہہ دیتا کہ اسے مجھ سے زیادہ ضرورت مند کو عطاء کیجئے آخر آپ ﷺ نے مجھے ایک بار مال عطاء کیا اور میں نے وہی بات دہرائی کہ اسے ایسے شخص کو دیجئے جو اس کا مجھ سے زیادہ حاجت مند ہو تو آپ ﷺ نے فرمایا اسے پکڑو اور اس کا مالک بننے کی بعد اس کو صدقہ کر دو۔ یہ مال جب تمہیں اس طرح ملے کہ تم اس کے نہ خواہش مند ہو اور نہ تم نے اسے مانگا ہو تو اسے لے لیا کرو اور اگر اس طرح نہ ملے تو اس کے پیچھے نا لگا کرو۔

[رواہ البخاری - ۶۷۴۴ - کتاب الاحکام: باب رزق الاحکام والعالمین علیہا]

### [۱۸] حاکم کے لئے رعایا پر ظلم و زیادتی کرنا حرام ہے

إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَإِنْ تَكَ حَسَنَةً يُمْضِئْهَا وَيُؤْتِ مِنْ لَدُنْهُ أَجْرًا عَظِيمًا

بے شک اللہ تعالیٰ ایک ذرہ برابر ظلم نہیں کرتا اور اگر نیکی ہو تو اس کو دو گنا کر دیتا ہے اور خالصی اللہ علیہ وسلم اپنے پاس سے بہت بڑا ثواب دیتا ہے۔

(النساء: ۴۰)

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَظَلَمُوا لَمْ يَكُنِ اللَّهُ لِيُعْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيقًا

جن لوگوں نے کفر کیا اور ظلم کیا اللہ ہر گزہر گزہ بخشنے کا اور نہ انہیں کوئی راہ دکھائے گا

(النساء: ۱۶۸)

وَلَا تَرْكَبُوا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُم مِّنْ دُونِ اللَّهِ مِنْ أَوْلِيَاءَ ثُمَّ لَا تُنصَرُونَ  
دیکھو ظالموں کی طرف ہر گز نہ جھکتا ورنہ تمہیں بھی [دوزخ] کی آگ لگ جائے گی اور اللہ کے سوا تمہارا مددگار نہ کھڑا ہو سکے گا اور نہ تم مدد دیے جاو گے۔

(ہود: ۱۱۳)

عَنْ أَبِي ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَنْ جَبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، عَنِ اللَّهِ تَعَالَى ،  
أَنَّهُ قَالَ : يَا عِبَادِي ، إِنِّي حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلَى نَفْسِي وَجَعَلْتُهُ مُحَرَّمًا بَيْنَكُمْ فَلَا تَظَالَمُوا  
حضرت ابو ذر غفاری ؓ سے مروی ہے وہ اللہ کے نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں وہ حضرت جبریل سے روایت کرتے ہیں وہ اللہ رب العالمین سے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان اے میرے بندو بیشک میں نے اپنے اوپر ظلم کو حرام کیا ہے اور میں نے اسے تمہارے درمیان بھی حرام کر دیا ہے لہذا تم ایک دوسرے پر ظلم مت کرو۔

مسلم (1994/4، رقم 2577)، وابن حبان (385/2، رقم 619)، والحاکم (269/4، رقم 7606)

عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ [ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ] قَالَ : " اتَّقُوا الظُّلْمَ ، فَإِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتُ يَوْمِ الْقِيَامَةِ . وَاتَّقُوا الشُّحَّ ، فَإِنَّ الشُّحَّ أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ ، حَمَلَهُمْ عَلَى أَنْ سَفَكُوا دِمَائِهِمْ ، وَاسْتَحْلَوْا مَحَارِمَهُمْ "

حضرت جابر ؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ظلم سے بچو کیونکہ ظلم قیامت کے دن اندھیرے ہیں۔ اور بخیلی سے بچو کیونکہ بخیلی نے ہی تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کیا انہیں اس بات پر ابھارا کہ وہ لوگوں کا خون بہائیں اور انکی محارم کو حلال بنالیں۔

[مسلم: 2578]

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : إِيَّاكُمْ وَالظُّلْمَ ، فَإِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتُ يَوْمِ الْقِيَامَةِ  
حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ظلم سے بچو کیونکہ ظلم قیامت کے دن اندھیرے ہیں۔

[صحیح بخاری: ۲۴۴۷]

### [۱۹] ظالم حکمران کا انجام

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : مَا مِنْ أَمِيرٍ عَشْرَةَ إِلَّا جِيءَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَغْلُولَةً يَدُهُ إِلَى عُنُقِهِ .

حضرت ابو ہریرہ ؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص دس آدمیوں کا امیر بنا اسے قیامت کے دن طوق ڈال کر لایا جائے گا

قال الشيخ الألبانی: (صحیح) انظر حدیث رقم: 5696 فی صحیح الجامع مسند بزار: ۸۲۵

عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- : «إِنَّ اللَّهَ لَيَمْلِكُ الظَّالِمَ حَتَّى إِذَا أَخَذَهُ لَمْ يُقْلِتْهُ». ثُمَّ قَرَأَ (وَكَذَلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرَى وَهِيَ ظَالِمَةٌ إِنَّ أَخْذَهُ أَلِيمٌ شَدِيدٌ)

حضرت ابو موسیٰ ؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ ظالموں کو مہلت دیتے ہیں پھر جب اسے پکڑ لیتے ہیں تو اسے نہیں چھوڑتے پھر آپ ص ؓ نے یہ آیت تلاوت کی: اور اسی طرح تیرے رب کی پکڑ ہے جب وہ بستیوں کو پکڑتا ہے اور وہ ظالم ہوتی ہے بے شک اسکی پکڑ سخت دردناک ہے۔  
بخاری: ۴۶۸۶ متفق علیہ

### [۲۰] مظلوم کی بدعا سے بچو

ابن عباسؓ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ: اتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهَا لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللَّهِ حِجَابٌ

حضرت ابن عباس ؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت معاذ کو یمن کی جانب بھیجا تو کہا: مظلوم کی بدعا سے بچو کیونکہ بے شک اس کے درمیان اور اللہ کے درمیان کوئی حجاب نہیں۔

البخاری فی: (4062) 46 کتاب المظالم: 9 باب الاتقاء والحذر من دعوة المظلوم  
أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-: «ثَلَاثَةٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمُ الْإِمَامُ الْعَادِلُ وَالصَّائِمُ حَتَّى يُفْطِرَ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُومِ تُحْمَلُ عَلَى الْعَمَامِ وَتُفْتَحُ لَهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَيَقُولُ الرَّبُّ وَعِزَّتِي لَأَنْصُرَنَّكَ وَلَوْ بَعْدَ حِينٍ»  
ابو ہریرہ ؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تین بندے ایسے ہیں جنکی دعا رد نہیں کی جاتی: عادل حکمران کی دعا، روزہ دار کی دعا یہاں تک کہ وہ روزہ افطار کر لے، اور مظلوم کی دعا اسے اللہ تعالیٰ اوپر اٹھاتے ہیں اور اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیتے ہیں، اور پھر فرماتے ہیں میری عزت کی قسم میں تمہاری ضرورت مدد کروں گا اگرچہ کچھ مدت بعد ہی۔

[4/6211] ابن حبان السلسلة الصحيحة: ۱۷۹۷

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اتَّقُوا دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ وَإِنْ كَانَتْ مِنْ كَافِرٍ لَيْسَ لَهَا حِجَابٌ دُونَ اللَّهِ

حضرت انس ؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مظلوم کی دعا خواہ وہ کافر ہی ہو اس کے درمیان [اور اللہ کے درمیان] کوئی پردہ نہیں ہے۔  
صحیح ترمذی و ترمذی ۲۲۳۱ - (حسن لغیرہ) طبرانی ۱۳۲۱

عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ لَا شَكَّ فِيهِنَّ: دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ، وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ، وَدَعْوَةُ الْوَالِدِ عَلَى وَلَدِهِ

حضرت ابو ہریرہ ؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تین دعائیں ایسی ہیں جن کی قبولیت میں کوئی شک نہیں مظلوم کی دعا، مسافر کی دعا، اور والد کی اپنی اولاد کے لئے دعا۔

(حسن لغیرہ) صحیح ترمذی و ترمذی ۱۶۵۵ - الجامع الصغیر: ۱۳۰۳۱ بوداد، ترمذی

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ مُسْتَجَابَةٌ وَإِنْ كَانَ فَاجِرًا فَفُجِّرْهُ عَلَى نَفْسِهِ.

حضرت ابو ہریرہ ؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا مظلوم کی دعا قبول کی گئی ہے اگرچہ گناہ گار ہی کیوں نہ ہو اور اس کا گناہ اس کے نفس پر ہے۔

قال الشيخ الألبانی: (حسن) انظر حديث رقم: 3382 في صحيح الجامع مسند احمد: ۸۷۹۵

## [۲۰] حکمران کے ظلم سے بچنے کی دعا

ابن عباس إذا تَخَوَّفَ أَحَدُكُمْ السُّلْطَانَ فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَوَاتِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ كُنْ لِي جَاراً مِنْ شَرِّ فُلَانٍ بَنِ فُلَانٍ وَشَرِّ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَأَتْبَاعِهِمْ أَنْ يَفْرُطَ عَلَيَّ أَحَدٌ مِنْهُمْ عَزَّ جَارُكَ وَحَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جب تم میں سے کوئی بادشاہ سے ڈرتا ہو تو یہ کہے: اے آسمانوں اور عرش عظیم کے رب تو فلاں ابن فلاں کے حق میں میرے لئے مددگار ثابت ہو جا اور جن و انس کی شرارت سے اور ان کے پیروکاروں کی شرارت سے کہ ان میں سے کوئی مجھ پر غالب ہو جائے تیری مدد قابل تعریف ہے اور تیری ثناء بزرگی کے لائق ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

(صحیح موقوف) صحیح ترغیب و ترہیب 2237

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : إِذَا أَتَيْتَ سُلْطَانًا مَهِيئًا تَخَافُ أَنْ يَسْطُوَ عَلَيْكَ فَقُلْ : اللَّهُ أَكْبَرُ ، اللَّهُ أَعَزُّ مِنْ خَلْقِهِ جَمِيعًا ، اللَّهُ أَعَزُّ مِمَّا أَخَافُ وَأَحْذَرُ ، أَعُوذُ بِاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْمُمْسِكُ السَّمَاوَاتِ السَّبْعَ أَنْ يَقَعَنَّ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهِ ، مِنْ شَرِّ عَبْدِكَ فُلَانٍ وَجُنُودِهِ وَأَتْبَاعِهِ وَأَشْيَاعِهِ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ ، اللَّهُمَّ كُنْ لِي جَاراً مِنْ شَرِّهِمْ ، حَلَّ ثَنَاؤُكَ وَعَزَّ جَارُكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ ، وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ .

- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جب تم کسی ایسے حکمران کے پاس جاؤ جس کے حملہ کا تمہیں خوف ہو تو تین مرتبہ یہ کلمات کہو، اللہ اپنے تمام مخلوقات میں سب سے عزت والا ہے جس سے ڈرا جائے اور جس سے بچا جائے ان تمام میں اللہ سب سے عزت والا ہے۔ میں پناہ طلب کرتا ہوں اللہ سے جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے جو ساتوں آسمانوں کو گرنے سے روکے ہوئے ہے، زمین پر مگر اس کی اجازت سے اور تیرے فلاں بندے کے شر سے اس کے لشکر کے شر سے اس کے پیروکار کے شر سے اور اس کے قبیلے کے شر سے چاہے وہ جنوں سے ہوں یا انسانوں سے اے اللہ تو میرے انکی شرارتوں سے پناہ دینے والا بن جا تو ہی تمام تعریف کا مستحق ہے اور تیری پناہ قابل تعریف ہے اور تیرا نام بابرکت ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

(صحیح موقوف) صحیح ترغیب و ترہیب 2238 الادب المفرد: ۷۰۸

أَبِي مجلز واسمه لاحق بن حميد قال (من خاف من أمير ظلماً فقال: «رضيتُ بالله رباً، وبالإسلام ديناً وبمحمدٍ صلى الله عليه وسلم نبياً، وبالقرآن حكماً وإماماً» نجأه الله منه)

حضرت ابی مجلز اور انکا نام لاحق بن حمید ہے وہ بیان کرتے ہیں جو شخص امیر کے ظلم سے خوف خائف ہو وہ یہ کلمات کہے: میں اللہ کو رب مان کر راضی ہوں اور اسلام کو دین مان کر اور محمد ﷺ کو نبی مان کر اور قرآن کو حکمت و امامت والا مان کر۔

(صحیح موقوف) صحیح ترغیب و ترہیب 2239 سنن الترمذی: ۲۱۰

## [۲۱] اللہ کو ناراض کر کے رعایا کو راضی کرنا جائز نہیں

عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ التَّمَسَّ رِضَى اللَّهِ بِسَخَطِ النَّاسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، وَأَرْضَى النَّاسَ عَنْهُ ، وَمَنْ التَّمَسَّ رِضَا النَّاسِ بِسَخَطِ اللَّهِ سَخَطَ اللَّهُ عَلَيْهِ ، وَأَسَخَطَ عَلَيْهِ النَّاسَ .

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس شخص لوگوں کی ناراضگی کے باوجود اللہ کو راضی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو جاتے ہیں اور لوگوں کو بھی اس سے راضی کر دیتے ہیں اور جو شخص اللہ کی ناراضگی کے باوجود لوگوں کو راضی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہو جاتے ہیں اور لوگوں کو بھی اس سے ناراض کر دیتے ہیں۔  
(صحیح لغیرہ) صحیح ترغیب و ترہیب 2250 صحیح ابن حبان ۲۷۶

## [۲۲] رعایا کے ساتھ شفقت و محبت سے پیش آنا چاہیے

عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ لَا يَرْحَمُهُ اللَّهُ

حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس پر رحم نہیں کرتے  
والبخاری (2686/6، رقم 6941)، ومسلم (1809/4، رقم 2319)

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : الرَّاحِمُونَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمَنُ ، ارْحَمُوا مَنْ فِي الْأَرْضِ يَرْحَمَكُمُ مَنْ فِي السَّمَاءِ

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا رحم کرنے والوں پر رحمان رحم کرتا ہے تم زمین والوں پر رحم کرو آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔

(حسن لغیرہ) صحیح ترغیب و ترہیب 2256 الجامع الصغیر: ۳۵۲۲، ابوداؤد ترمذی،

عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : لَا تُؤْمِنُوا حَتَّى تَرَاحَمُوا قَالُوا : كُلُّنَا رَحِيمٌ ، قَالَ : إِنَّهُ لَيْسَ رَحْمَةً أَحَدِكُمْ أَصْحَابَهُ وَلَكِنَّهَا رَحْمَةُ الْعَامَّةِ .

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا تم ہر گز مومن نہیں ہو سکتے حتیٰ کہ ایک دوسرے پر رحم کرو لوگوں نے کہا اے اللہ کے رسول ہم سے ہر کوئی رحیم ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ تم میں سے کوئی اپنے ساتھی کے ساتھ رحمت و شفقت سے پیش آئے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ تمام لوگوں پر رحم کیا جائے۔

(حسن لغیرہ) صحیح ترغیب و ترہیب 2253، السنن الکبریٰ للنسائی: ۵۹۲۸

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى بَابِ الْبَيْتِ ، وَنَحْنُ فِيهِ ، فَقَالَ : الْاِئِمَّةُ مِنْ قُرَيْشٍ ، إِنَّ لِي عَلَيْكُمْ حَقًّا ، وَلَهُمْ عَلَيْكُمْ حَقًّا مِثْلَ ذَلِكَ ، مَا إِنْ اسْتَرْحِمُوا رَحِمُوا ، وَإِنْ عَاهَدُوا وَفَوْا ، وَإِنْ حَكَمُوا عَدَلُوا ، فَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذَلِكَ مِنْهُمْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ ، وَالْمَلَائِكَةِ ، وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ .

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ گھر کے دروازے پر کھڑے ہوئے اور ہم اس میں تھے تو آپ نے کہا حکمران قریش سے ہوں گے بے میرا تم پر حق ہے اور ان کا تم پر حق ہے اسی طرح ایک کا دوسرے پر حق ہے۔ جب ان سے رحم کی اپیل کی جائے تو وہ رحم کریں گے اور جب عہد کریں گے تو پورا کریں گے اور جب وہ فیصلہ کریں گے تو انصاف کریں گے اور جس نے ایسا نہ کیا تو اس پر اللہ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔  
(صحیح لغیرہ) صحیح ترغیب و ترہیب 2259

## [۲۳] اچھا وزیر اور برا وزیر

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- : « إِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِالْأَمِيرِ خَيْرًا جَعَلَ لَهُ وَزِيرَ صِدْقٍ إِنْ نَسِيَ ذِكْرَهُ وَإِنْ ذَكَرَ أَعَانَهُ وَإِذَا أَرَادَ غَيْرَ ذَلِكَ جَعَلَ لَهُ وَزِيرَ سَوْءٍ إِنْ نَسِيَ لَمْ يُذَكَّرْهُ وَإِنْ ذَكَرَ لَمْ يُعْنَهُ »

حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی حکمراں کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتے ہیں تو اس کے لئے ایک سچائی کا وزیر مقرر کر دیتے ہیں اگر حکمراں بھول جائے تو اسے یاد کراتا ہے اور اگر سے یاد ہو تو وہ اس کا تعاون کرتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ حکمراں کے ساتھ اس کے علاوہ کسی اور چیز کا ارادہ کرتے ہیں تو اس کے لئے برائی کا ایک وزیر مقرر کر دیتے ہیں۔ اگر حکمراں بھول جائے تو وہ اسے یاد نہیں کراتا اور اگر اسے یاد ہو تو وہ اس کا تعاون نہیں کرتا۔

(صحیح لغیرہ) صحیح ترمذی و ترمذی 2296 سنن ابی داؤد: ۲۹۳۴

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَالَ: «مَا بَعَثَ اللَّهُ مِنْ نَبِيٍّ وَلَا اسْتَخْلَفَ مِنْ خَلِيفَةٍ إِلَّا كَانَتْ لَهُ بَطَانَتَانِ بَطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالْخَيْرِ وَتَحْضُهُ عَلَيْهِ وَبَطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالشَّرِّ وَتَحْضُهُ عَلَيْهِ فَالْمَعْصُومُ مَنْ عَصَمَهُ اللَّهُ»

حضرت ابو سعید ۷ؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کوئی نبی نہیں بھیجا اور نہ ہی خلیفہ مقرر کیا ہے مگر لازماً اس کے لئے دو طرح کے رازدار بنائے ہیں ایک رازدار وہ جو اسے نیکی کا حکم دیتا ہے اور اسے اس پر رغبت دلاتا ہے اور دوسرا رازدار وہ جو اسے برائی کا حکم دیتا ہے اور اس پر اسے رغبت دلاتا ہے اور معصوم وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے بچالیا۔

[صحیح البخاری 6773 کتاب الحکام: باب بطانۃ الامام و اہل مشورۃ البطانۃ الدخلاء]